سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 3 ایس سی آر

بھاگ سنگھ اور دیگران وغیرہ

بنام

ریاست پنجاب

3 ستمبر 1997

[ایم۔کے۔مکھرجی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹس صاحبان]

فوجداری قانون - عینی شاہدین کے ثبوت کو محض درستگی/ باقاعدگی کی بنیاد پر پیش نہیں کیا جاسکتا ہے- گواہی میں درستگی یا مبہم پن فرد پر منحصر ہے- ایک وسیع پیمانے پر عدالت میں جانچ پڑتال، بیان وغیرہ جیسے پہلوؤں پر غور کرتا ہے۔

درخواست گزاروں کو ذیلی عدالت نے بی کے قتل کا قصوروار پایا تھا، جسے عدالت عالیہ نے برقرار رکھا تھا، اس عدالت میں اپیل گزاروں کی طرف سے یہ پیش کیا گیا تھا کہ ان گواہوں کے ثبوت جو پہلے قتل کے ایک معاملے میں مجرم قرار دیے گئے تھے، جن میں سے ایک کے والد شامل تھے، اور جو اس کے نتیجے میں اپیل کنندگان کے مخالف تھے ان پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ درخواست گزاروں نے انتقامی کارروائی کی۔ گواہوں کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ جو کچھ ہوا اسے صحیح طریقے سے بیان کریں اور چونکہ اس کیس میں گواہوں نے ایسا کیا ہے، لہٰذا ان کی گواہی پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1:۔ عدالت عالیہ کے ذریعہ تصدیق کے مطابق اپیل کنندگان کو دی گئی جرم اور سزا میں مداخلت کرنے کی کوئی اچھی بنیاد نہیں ہے۔اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ پی ڈبلیو 13 جائے وقوعہ پر موجود تھا اور اس کے سر پر زخموں سمیت شدید چوٹیں بھی آئیں۔ یہ حقیقت دونوں عدالتوں کے اس نتیجے سے اتفاق کرنے میں مدد دیتی ہے کہ پی ڈبلیو- 13 حملہ آوروں کو دیکھنے کے قابل تھا جنہوں نے اس پر اور متوفی پر حملہ کیا تھا۔انہوں نے درخواست گزاروں کے ناموں کا ذکر بغیر کسی شک وشبہ کے حملہ آوروں کے طور پر کیا، ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ چاندنی رات تھی، دیگر دو عینی شاہدین- پی ڈبلیو- 12، اور پی ڈبلیو- 14، نے پی ڈبلیو- 13 کے ترجمہ کی حمایت کی۔ یہ سچ ہوسکتا ہے کہ پی ڈبلیو-12، پی ڈبلیو-13، اور پی ڈبلیو-14، اپیل کنندگان کے خلاف ان کے خلاف ثبوت دینے پر برہمی کا اظہار کر رہے ہوں گے، جس کی وجہ سے انہیں سزا سنائی گئی۔ان کے درمیان براخون موجود ہوتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ پی ڈبلیو 13 کو بھی اس واقعے میں چوٹیں آئی تھیں۔لہٰذا اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ وہ اصل حملہ آوروں کو بچاتے اور ان اپیل کنندگان کو محض اس وجہ سے غلط طور پر پھنساتے کہ وہ ان کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کے قتل کیس میں ملزمین کو سزا اور سزا سنائے جانے کے باوجود انہیں اس عدالت کے احکامات کے مطابق ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔لہٰذا سزا کی حقیقت سے کے کے قاتلوں کی پیاس نہیں بجھ سکتی تھی۔[744-ڈی-ایچ]

2۔ یہ تمام عینی شاہدین کے لئے ایک عام معذوری ہے، اگر وہ درست طریقے سے بات کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے ثبوت کو مبہم اور غیر مبہم قرار دیا جائے گا۔اس کے برعکس اگر وہ تمام واقعات کے بارے میں بہت اچھی طرح اور صحیح طریقے سے بات کرتے ہیں، تو ان کے ثبوتوں پر تربیت کے طور پر حملہ کرنے کا خطرہ بن جاتا ہے۔ دونوں نقطہ نظر سخت گیر ہیں اور عملیت پسندی کی کمی سے بھرے ہوئے ہیں۔گواہ کی گواہی کو وسیع زاویوں سے دیکھا جانا چاہئے۔ اسے سنہری پیمانے پر نہیں بلکہ ٹھوس معیار کے ساتھ تولا جانا چاہئے۔کسی خاص معاملے میں ایک عینی شاہد بغیر کسی غلطی کے واقعہ کو تمام تفصیلات کے ساتھ بیان کرنے کے قابل ہوسکتا ہے اگر اس واقعہ نے اس ترتیب میں اس کے ذہن کے کینوس پر چھاپ ڈال دی ہو۔ وہ ایک ایسا شخص ہوسکتا ہے جس کی واقعات کو جذب کرنے اور برقرار رکھنے کی صلاحیت دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے جو کچھ دیکھا وہ عام طور پر نہیں ہوتا تھا بلکہ جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یہ ایک بہت ہی غیر معمولی واقعہ تھا۔اگر وہ اسے اسی ترتیب سے دوبارہ پیش کرتا ہے جس طرح اس کے ذہن میں درج ہے تو گواہی کو صرف اس اسکور پر مصنوعی قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ یہاں ٹرائل کورٹ جس کو ان

گواہوں سے واقعہ کا بیان سننے کا موقع ملا تھا وہ بیان کی سچائی سے متاثر تھی۔اب یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ ان گواہوں کی گواہی اس کی درشتگی کی وجہ سے مسترد کی جانی چاہیے۔اس کے علاوہ، وہ عدالت میں چیف ایگزامنر کی طرف سے پوچھے گئے مختلف سوالات کے جوابات کے طور پر بات کرتے۔یہ واقعات کی صحیح ترتیب میں گواہ سے جوابات حاصل کرنے میں چیف ایگزامنر کی اہلیت پر منحصر ہے۔اس فرشتے کے شواہد کو دیکھتے ہوئے یہ عدالت اس کیس میں عینی شاہدین کے ثبوتوں کو درست طریقے سے بیان کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔
[745-سی-جی]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :فوجداری اپیل نمبر 638 آف 1995 وغیرہ۔

1987 کے فوجداری اپیل نمبر 641-ڈی بی میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 30.1.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

یو۔آر۔للت اور ٹی۔ایس۔اروناچلم، ایل۔کے۔پانڈے، فوجداری اپیل نمبر 638/95 میں اپیل کنندگان کی طرف سے۔

فوجداری اپیل میں اپیل گزار کی طرف سے کے۔بی۔سنہا، ایچ۔ایس۔منجرال، وکرانت رانا اور محترمہ بی۔رانا۔میسرز ایس۔ایس۔رانا اینڈ کمپنی کے لئے نمبر 402/95۔

اجے بنسل، ۔ایس۔سوڈھی کے لئے۔مدعا علیہ کے لئے آر

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس تھامس، ۔ یہ ایک اور قتل کا بدلہ لینے کے لئے کیے گئے قتل کی کہانی ہے۔اپیل گزار دوسرے قتل میں ملوث تھے اور انہوں نے ذیلی عدالت کی طرف سے ان پر عائد جرم اور سزا کو چیلنج کیا تھا اور عدالت عالیہ نے اپیل میں اس کی توثیق کی تھی۔

اس معاملے میں قتل ہونے والا شخص بگیچا سنگھ تھا۔ مذکورہ بگیچا سنگھ اور جگتار سنگھ کے درمیان ایک مکان کی عمارت پر تنازعہ تھا جو کچھ وقت تک زندہ رہا۔ اس تنازعہ میں کرنیل سنگھ (ملزم نمبر 1 سے 3 کے والد) نے جگتار سنگھ کی حمایت کی۔ پچھلے ایک واقعہ میں مذکورہ کرنیل سنگھ کا قتل کیا گیا تھا اور پی ڈبلیو- 12 بلکار سنگھ، پی ڈبلیو- 13 سورن سنگھ اور پی ڈبلیو- 14 ہردیپ سنگھ اور کچھ دیگر کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

استغاثہ کے بیان کے مطابق یہ واقعہ 1985-1-27 کی رات تقریبا 8.00 بجے پیش آیا جب متوفی بگیچا سنگھ پی ڈبلیو- 12، پی ڈبلیو- 13 اور پی ڈبلیو- 14 کے ساتھ اپنے گاؤں پہنچنے کے لئے جا رہا تھا۔ انہیں ہربنس سنگھ نامی شخص کے صحن کے قریب اپیل کنندگان سمیت آٹھ حملہ آوروں نے روکا تھا۔ اپیل گزار گرمکھ سنگھ (اے ایل) نے اپنے ساتھی حملہ آوروں کو تلقین کی کہ وہ اپنے والد کرنیل سنگھ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے حملے کریں۔ اے- 4 ستنام سنگھ نے بندوق سے ہلاک ہونے والے شخص پر گولی چلائی جبکہ اے ایل گرمکھ سنگھ، اے 3 گربند رسنگھ اور اے 6 گربخش سنگھ نے کرپان اور اے 2 ہرجند رسنگھ پر نیزے سے حملہ کیا۔ اے- 5 مہندر سنگھ اور اے- 7 درشن سنگھ نے پی ڈبلیو- 13 سویم سنگھ پر کرپان سے وار کیا جبکہ اے-8 بھاگ سنگھ نے ان پر بندوق چلائی۔ جیسے ہی حملہ آوروں نے سوچا کہ ان کا مشن پورا ہو گیا ہے وہ سب ہتھیاروں کے ساتھ اس جگہ سے فرار ہو گئے۔

بگیچا سنگھ کی موقع پر ہی موت ہو گئی اور پی ڈبلیو 13 سورن سنگھ زخمی کو اسپتال لے جایا گیا۔ پی ڈبلیو 14 ہردیپ سنگھ نے ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ تمام ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا اور پولیس نے کچھ اسلحہ برآمد کر لیا اور تفتیش مکمل ہونے پر درخواست گزاروں سمیت آٹھ افراد کے چالان کیے گئے۔ اگرچہ ذیلی عدالت نے تمام آٹھ ملزمین کو قتل، قتل کی کوشش اور فسادات وغیرہ کے جرائم میں قصوروار ٹھہرایا تھا لیکن پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے اے- 2 ہرجند رسنگھ، اے- 4 ستنام سنگھ اور اے- 5 مہندر سنگھ کو بری کر دیا۔ تاہم، اپیل کنندگان کو دی گئی جرم اور سزا کی تصدیق عدالت عالیہ نے کی تھی اور اس لیے یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی تھیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ پی ڈبلیو 13 سورن سنگھ جائے وقوعہ پر موجود تھا اور اس کے سر پر زخموں سمیت شدید چوٹیں بھی آئیں۔ اس حقیقت سے ہمیں دونوں عدالتوں کے اس نتیجے سے اتفاق کرنے میں مدد ملتی ہے کہ پی ڈبلیو- 13 سورن سنگھ ان حملہ آوروں کو دیکھنے میں کامیاب تھا جنہوں نے ان پر اور متوفی پر حملہ کیا تھا۔ انہوں نے بغیر کسی شک وشبہ کے حملہ آوروں کے طور پر اپیل کنندگان کے ناموں کا ذکر کیا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ چاندنی رات تھی۔ دیگر دو عینی شاہدین پی ڈبلیو 12 بلکار سنگھ اور پی ڈبلیو 14 ہردیپ سنگھ نے پی ڈبلیو 13 سویم سنگھ کے بیان کی حمایت کی۔

اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے مذکورہ بالا ثبوتوں پر سہ رخی دلیل اختیار کی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چونکہ تمام گواہوں نے اپیل کنندگان کو اس حقیقت سے بری طرح متاثر کیا تھا کہ انہیں اپیل کنندگان کے ذریعہ دیئے گئے ثبوتوں کی بنیاد پر پہلے قتل کے معاملے (جس میں کرنائی سنگھ کی موت ہوئی تھی) میں مجرم ٹھہرایا گیا تھا، لہذا ان گواہوں کی گواہی پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اپیل کنندگان کے لئے کرنائی سنگھ کے قتل کا بدلہ لینے کی کوئی وجہ نہیں تھی کیونکہ قاتلوں کو عدالت نے مجرم قرار دیا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ کسی بھی شخص کے لیے یہ ناممکن تھا کہ وہ ہر حملہ آور کی جانب سے کیے گئے مختلف انفرادی اعمال کو باریک بینی سے بیان کرے اور چونکہ اس کیس کے گواہوں نے اس طرح گواہی دی ہے، اس لیے ان کی گواہی کو صرف اسی بنیاد پر مسترد کر دینا چاہیے تھا۔

یہ سچ ہوسکتا ہے کہ پی ڈبلیو- 12 بلکر سنگھ، پی ڈبلیو- 13 سورن سنگھ اور پی ڈبلیو- 14 ہردیپ سنگھ اپیل کنندگان کے خلاف ان کے خلاف ثبوت دینے پر غصے میں تھے، جس کی وجہ سے انہیں سزا سنائی گئی۔ ان کے درمیان براخون موجود ہوتا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ پی ڈبلیو 13 سورن سنگھ کو بھی اس واقعہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ لہذا اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ وہ اصل حملہ آوروں کو بچاتے اور ان اپیل کنندگان کو محض اس وجہ سے غلط طور پر پھنساتے کہ وہ ان کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کرنائی سنگھ قتل معاملے میں ملزمین کو قصوروار ٹھہرائے جانے اور سزا سنائے جانے کے باوجود ان کی طرف سے دائر اپیلوں کے زیر التوا رہنے کے دوران اس عدالت کے احکامات کے مطابق انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ لہذا سزا کی حقیقت کرنائی سنگھ کے قاتلوں کے تئیں راحت نہیں پہنچا سکتی تھی۔

تیسرا نکتہ جو وکیل کی طرف سے زبردستی خدمت میں ڈالا گیا وہ یہ ہے کہ کسی بھی عینی شاہد سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ ہر حملہ آور کے متعلقہ کردار کے بارے میں درستی کے ساتھ بات کرے جس میں بظاہری مقامات بھی شامل ہیں جہاں ہر وار ہوا تھا خاص طور پر رات کے وقت ہوا تھا اور اس صورت میں جب گواہ صحیح طریقے سے بات کرتے ہیں تو ان کی گواہی انتہائی ناقابل یقین بن جاتی ہے۔

یہ ایک عام معذوری ہے جو تمام عینی شاہدین کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، اگر وہ درست بات کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے ثبوت مبہم اور غیر مبہم قرار دیے جائیں گے، اس کے برعکس اگر وہ تمام واقعات کو بہت اچھی طرح اور صحیح طریقے سے بیان کرتے ہیں تو ان کے ثبوتوں پر حملہ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ دونوں نقطہ نظر سخت گیر ہیں اور عملیت پسندی کی کمی سے بھرے ہوئے ہیں۔ گواہ کی گواہی کو وسیع زاویوں سے دیکھا جانا چاہئے۔ اسے سنہری پیمانے پر نہیں بلکہ ٹھوس معیار کے ساتھ تولا جانا چاہئے۔ کسی خاص معاملے میں ایک عینی شاہد بغیر کسی غلطی کے واقعہ کو تمام تفصیلات کے ساتھ بیان کرنے کے قابل ہوسکتا ہے اگر اس واقعہ نے اس کے دماغ کے کینوس پر اس ترتیب میں اثر ڈالا ہو جس میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ وہ ایک ایسا شخص ہوسکتا ہے جس کی واقعات کو جذب کرنے اور برقرار رکھنے کی صلاحیت دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے جو کچھ دیکھا وہ عام طور پر نہیں ہوتا تھا بلکہ جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یہ ایک بہت ہی غیر معمولی واقعہ تھا۔ اگر وہ اسے اسی ترتیب میں دوبارہ پیش کرتا ہے جو اس کے ذہن میں درج ہے تو گواہی کو صرف اس اسکور پر مصنوعی قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

یہاں ٹرائل کورٹ جس کو ان گواہوں سے واقعہ کا بیان سننے کا موقع ملا تھا وہ بیان کی سچائی سے متاثر تھی۔ اب یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ ان گواہوں کی گواہی اس کی درستگی کی وجہ سے مسترد کی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ، وہ عدالت میں چیف ایگزامنر کی طرف سے پوچھے گئے مختلف سوالات کے جوابات کے طور پر بات کرتے۔ یہ واقعات کی صحیح ترتیب میں گواہ سے جوابات حاصل کرنے میں چیف ایگزامنر کی اہلیت پر منحصر ہے۔ اس زاویے سے شواہد کو دیکھتے ہوئے ہم اس معاملے میں عینی شاہدین کے ثبوتوں کو درست طریقے سے بیان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ہمیں اپیل کنندگان کو دی گئی جرم اور سزا میں مداخلت کرنے کی کوئی اچھی بنیاد نظر نہیں آتی جیسا کہ عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے۔لہٰذا ہم ان اپیلوں کو مسترد کرتے ہیں۔

آئی ایم اے

اپیلیں خارج کردی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:38
I am the author of this
document